فتویٰ نمبر: 57518

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

سلام کے ساتھ مصافحہ کا کیا حکم ہے؟ اگر کوئی شخص سلام کے ساتھ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے اور دوسرا شخص طبی احتیاط کی بناء پر زبان سے ہی اس کے سلام کا جواب دیدے، اور ہاتھ نہ ملائے تو اس کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد راشد (سائٹ)

الجواب حامداً ومصلیاً

مسلمان سے ملاقات کے وقت سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا مستحب عمل ہے، اور اس کے ہاتھ بڑھانے کے باوجود ہاتھ نہ ملانا خلافِ ادب اور تکلیف دہ عمل ہے، تاہم اگر مذکور شخص کو مصافحہ سے اجتناب کا مشورہ کسی ماہر طبیب نے اس لئے دیا ہو تاکہ وہ کسی متعدی بیماری سے بچ جائے تو اس صورت میں مصافحہ ترک کرکے صرف زبان سے جواب دینے کی بھی گنجائش ہے، مگر ایسی صورت میں اپنی مجبوری اس شخص کے سامنے بیان کر دینی چاہئے تاکہ اس کے دل میں کوئی بدگمانی پیدا نہ ہو۔

كما في شرح السنة للبغوي :عن قتادة. قال: قلت لأنس: أكانت المصافحة في أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال: نعم. (289/12).

وفي الدر المختار :(كالمصافحة) أي كما تجوز المصافحة لأنها سنة قديمة متواترة لقوله - عليه الصلاة والسلام - «من صافح أخاه المسلم وحرك يده تناثرت ذنوبه». (381/6).

وفي حاشية ابن عابدين:(قوله كما أفاده النووي في أذكاره) حيث قال اعلم أن المصافحة مستحبة عند كل لقاء.(381/6).

وفي مرقاة المفاتيح : ومع هذا إذا مد مسلم يده للمصافحة. فلا ينبغي الإعراض عنه بجذب اليد لما يترتب عليه من أذى يزيد على مراعاة الأدب. (2963/7). والله تعالى أعلم.

سید محمد بلال غفرلہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

22/رجب/1441ھ

الجواب صحیح

بندہ سلیم اللہ غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۳/۷/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر سلطان غفرلہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۳/۷/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

بندہ سیف اللہ جمیل

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۳/۷/۱۴۴۱ھ

19/3/2020